بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۴ رجب ۱۳۸۸ھ / ۱۷ اخاء ۱۳۴۷ہش / ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۳۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو

اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو

(۱) ”اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔ تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بباعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔“ (الحکم ۹ دسمبر ۱۸۹۷ء)

(۲) ”چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقوےٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا الخ یعنی خدا کی رضا کیلئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔ قصہ مختصر دعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے۔“ (الحکم ۲۳ جون ۱۸۹۹ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مجلس ارشاد کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مجلس ارشاد کا اجلاس ۱۶ جماعتوں میں ہونا ضروری ہے۔ امراء اور مربی صاحبان کا فرض ہے کہ وہ بروقت اجلاس منعقد کروا کر رپورٹ ارسال فرمایا کریں گزشتہ اجلاس کے لئے ۲۱ نبوک (ستمبر) کی تاریخ مقرر تھی۔ مگر ابھی تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کے امراء اور مربی صاحبان نے رپورٹیں بھجوائی ہیں

کوئٹہ، حیدر آباد۔ کراچی۔ سرگودھا۔ ملتان لاہور۔ سیالکوٹ

بقیہ جماعتوں کے امراء اور مربی صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد رپورٹیں بھجوائیں

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت))

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

ڈھاکہ سے یہ خوش کن اطلاع آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید کو ۱۳ اخاء ۱۳۴۷ہش مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ضمیم احمد رکھا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا پوتا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑنواسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء ڈھاکہ کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ حضرت سیدہ بو زینب صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷؍اخاء ۱۳۴۷ہش

مُسلمان کی صفات

آج ہی نہیں بلکہ جب سے اسلام دنیا میں آیا ہے مسلمان یہی ایمان رکھتے آئے ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے جو انسان کو حقیقی زندگی کے راستہ پر چلاتا ہے اور جو اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی اس کی فلاح کا باعث بنتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے اسلام نہ تو انسان کو اس دنیا کی زندگی سے علیحدہ رہنے کی تلقین کرتا ہے اور نہ وہ ہمیں اس دنیا کی گمراہیوں میں غرق ہو جانے کے لئے کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایک ایسا میانہ روی کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ کہ انسان اس زندگی میں بھی وہ قلبی اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ جو بہشتی زندگی کے اوصاف رکھتی ہے۔ مگر ایسی زندگی کے حصول کے لئے ہمیں اپنی فطرت کے اسفل رجحانات پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔

انسان مادی لذات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مادی لذات سے متمتع ہونا اسلام میں ممنوع نہیں ہے۔ لیکن ان لذات میں غرق ہو جانا جو اپنے فرائض سے غافل کر دیتا ہے۔ اسلام اس سے ضرور روکتا ہے۔ اس لئے اسلام صرف یہ تعلیم نہیں دیتا کہ بدی سے بچو بلکہ وہ بدی سے بچنے کے لئے قواعد بھی دیتا ہے۔ جن پر نگاہ رکھنے سے انسان بدی سے بچ سکتا ہے۔ مثلاً بدکاری ایک بدی ہے جو انسانی روح کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اسلام صرف یہ کہہ کر نہیں رک جاتا کہ بدکاری سے بچو بلکہ وہ اس سے آگے جا کر ایسے احکام پر عمل پیرا ہونا سکھاتا ہے۔ جن سے انسان واقعی اس سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ ان پر تو شاید یہ ایک معمولی بات نظر آتی ہے لیکن اس پر عمل کرنا ہر انسان کا کام نہیں ہے۔ جب تک اس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر پختہ نہ ہو۔ مثلاً بدکاری۔ اللہ تعالیٰ نے جو قواعد بتائے ہیں ان پر عمل کرنا شروع شروع میں مشکل معلوم ہوتا ہے۔ جن اقوام میں عورتیں بے پردگی کی انتہا تک پہنچ چکی ہیں۔ اگر عورتوں کو پردہ کا پابند کیا جائے۔ تو گویا یہ ان کی فطرت کو تبدیل کرنے کے مترادف ہے۔ شراب کی خوگر اقوام سے شراب نوشی ترک کرانا کارے دارد کا معاملہ ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ پر کامل ایمان پیدا ہو جانے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ایسے حکم کی فوری تعمیل سے ذرا بھی بار نہیں پڑتا تھا۔ چنانچہ جب شراب کے حرام ہونے کا حکم بازاروں میں سنایا جا رہا تھا تو پینے والوں نے تحقیقات سے بھی پہلے شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ اسی طرح جب عورتوں کو پردے کا حکم سنایا گیا تو انہوں نے فوراً اس پر عمل کیا۔

آج لوگوں کو ان احکام پر عمل کرنا کتنا مشکل نظر آتا ہے۔ حالانکہ مسلمان چودہ سو سال سے ان احکام پر عمل کرتے آتے ہیں۔ مگر مغربی تہذیب کے زیر اثر خود مسلمان بھی ان احکام کو پس پشت ڈال کر مغربی طور طریق اختیار کر رہے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان احکام کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے خود اہل مغرب کس ضلالت کے گڑھے میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں بھی اپنی اس زندگی سے سخت نفرت پیدا ہو رہی ہے۔ مگر وہ کچھ کر نہیں سکتے۔ کیونکہ مادیاتی تعلیم نے نئی نسلوں کی ذہنیت ہی تبدیل کر کے رکھ دی ہے۔ وہاں اب نوجوان لڑکیاں اپنے مرد استادوں سے ایسے ایسے سوال پوچھتی ہیں کہ آج سے چند سال پہلے ایسی باتوں کا خیال بھی دل میں گزرنا گناہ سمجھا جاتا تھا۔

الغرض آج اسلام کے احکام پر عمل کرنا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔ سوائے معجزہ کے اس حالت سے نکلنا آسان نہیں ہے۔ ایسا معجزہ جو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہی دکھا سکتا ہے۔ جو اسلامی روح کو جو مغربی زہریلی فضا میں قریب الموت ہو چکی ہے۔ از سر نو زندگی بخشے جو از سر نو انسانوں کو وہ آب حیات پلائے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری ہوا ہے۔ جو از سر نو ایسا ایمان پیدا کرے جس ایمان نے صحابہ کرامؓ کو بدیوں کے خلاف وہ قوت بخشی تھی کہ بدکاریاں ان کی نگاہ سے دھل جاتی تھیں۔ اور جب غلطی سے کوئی گناہ سرزد بھی ہو جاتا تھا تو خود گنہگار اپنے آپ کو انتہائی سزا کے لئے پیش کر دیتا تھا۔ ایسی قلب ماہیت سے اسلام پھر زندہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے مسلمان ہی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مسلمان وہ ہے جو تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو۔ جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔

حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جائے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملیگا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے۔ اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت اور اس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں۔ اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے تو اس کو اپنے محبوب حقیقی کا چہرہ ہی نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔ میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

٦١

"کفنِ مسیحؑ"

عصائے موسٰےؑ کے بعد ردائے عیسٰےؑ

(مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی)

ان دنوں مغرب کے "اربابِ دانش" حضرت عیسٰے علیہ السلام سے متعلق جو اعلےٰ پائے کی تاریخی تحقیقات پیش کر رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پسِ پردہ خدا کی خاص تقدیر کام کر رہی ہے۔

دراصل یہ "کسرِ صلیب" کے سامان ہیں۔ جو اہلِ صلیب خود اپنے علم و فکر کے سانچے میں ڈھال کے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

"کفنِ مسیح" پر یورپ کے سائنسدانوں کی تحقیق اسی نوعیت کی ایک تحقیق ہے۔

یہ کپڑا جس پر ابھی تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ اگرچہ "فکر و بحث" کا موضوع ۱۹۳۱ء کے بعد بنا لیکن اس کا ذکر مسیحیوں کی قدیم ترین روایات میں موجود ہے۔

"اناجیل اربعہ" میں ایک مہین سوتی کپڑے میں جناب مسیح کے لپیٹے جانے کی شہادتیں ملتی ہیں۔

"مقدس یوحنا" کی شہادت یہ ہے کہ یہ کپڑا "حنوط شدہ" تھا یعنی اس میں یسوع مسیح کے لپیٹنے سے پہلے اس پر دواؤں اور مصالحہ جات کی ایک تہہ جمائی گئی تھی جو مُر اور عود سے تیار کی گئی تھی اور اس کا وزن پچاس سیر کے لگ بھگ تھا۔ $\frac{19}{38-40}$

"مقدس یوزلبنس" نے مکتوب اسکندریہ میں لکھا ہے کہ اس دوا کے لانے اور اس کو کپڑے پر لگانے میں وہ بھی "حکیم نقادیمس" کے ساتھ تھا۔

"مکتوب اسکندریہ" کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ اس ایک کپڑے کے علاوہ مسیح کے جسم پر اور کئی پٹیاں لگائی گئی تھیں۔ اور سر پر ایک رومال بھی باندھا گیا تھا۔

"یوحنا" کی دوسری شہادت یہ ہے کہ دوسرے دن جب پطرس اور اس کے ساتھی غار میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ سوتی کپڑا اور رومال جس سے مسیح کا سر باندھا گیا تھا وہاں پڑا ہے مگر خود مسیح غائب ہیں $\frac{۶-۷}{۱۰}$۔ یہی شہادت انجیل لوقا $\frac{۲۴}{۱۲}$ اور مکتوب اسکندریہ میں بھی دی گئی ہے۔

یہ عہد مسیح کی شہادتیں ہیں اس کے بعد تین سَو سال تک اس کپڑے کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ زمانہ مسیحیوں کے لئے انتہائی مظلومی و بیکسی کا زمانہ ہے جب تختِ روم پر کوئی ایسا فرمانروا بیٹھتا جو مسیحیوں کا مخالف ہوتا تو اس کے عہدِ حکومت میں ان کی زندگی دوبھر ہو جاتی اور ان بیچاروں کی جان کے لالے پڑ جاتے اس حالت میں وہ اپنے مذہبی تبرکات کی تشہیر کیسے کر سکتے تھے انہیں تو اندیشہ ہو گا کہ اگر کوئی ایسی متبرک چیز دیدارِ عام کے لئے نکالی گئی تو مبادا وہ تلف نہ کر دی جائے۔ اسی لئے تین سَو سال تک اس کپڑے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

عہدِ مسیح کے بعد اس کا ذکر سب سے پہلے ۳۸۸ء میں ایک آرمینین شہزادی نے کیا جو سینٹ NINO کے نام سے مشہور رہی۔ (سنڈے اسٹینڈرڈ بمبئی مورخہ $\frac{۳}{۶۷}$-۲۶ مضمون HUGH GUNTLER)

یہ قسطنطین اعظم کے بعد کا زمانہ تھا جب مسیحیت سلطنتِ روم کا مرکز بن چکی تھی۔

ساتویں صدی عیسوی کے "یروشلم" کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ غار جہاں مسیح کا مصلوب جسم رکھا گیا تھا "قبرِ مسیح" کے نام سے مشہور تھا۔ اس قبر کی زیارت کا شوق مسیحیوں کو دُور دُور سے یہاں کھینچ لاتا تھا۔ "کلیسائے قیامت" جو یروشلم کا سب سے بڑا گرجا تھا اسی جگہ بنایا گیا تھا۔ لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ ان دنوں یہ کپڑا یروشلم کے کسی کلیسا میں موجود تھا۔

یہ دور "یروشلم" پر اسلامی اقتدار کا دور تھا۔ یوں تو مسلمانوں نے معاہدے کے مطابق یروشلم کے کسی کلیسا کو ہاتھ نہیں لگایا۔

لیکن یروشلم کے اسقفوں نے جب دیکھا کہ مسلمان یروشلم پر قابض ہونے والے ہیں تو "صلیبِ اعظم" اور کلیساؤں کی قیمتی چیزیں قسطنطنیہ بھجوا دیں۔ کیا ان تبرکات میں یہ کپڑا بھی تھا؟ میرا خیال ہے کہ یہ کپڑا ان تبرکات میں نہیں تھا۔ قرینہ یہ ہے کہ یہ کپڑا صدرِ اوّل میں یروشلم سے "انطاکیہ" انطاکیہ سے "کیٹا کومز" اور "کیٹ کومز" سے روم پہنچا اور رومی ملکہ نے ۴۳۸ء میں اسے قسطنطنیہ بھیجا۔

تاریخ کے ان اجزاء کو ترتیب دینے کی صورت یہ ہے کہ رومی مملکت میں یروشلم کے بعد جو شہر سب سے پہلے مسیحیوں کی مذہبی سرگرمیوں کا مرکز بنا وہ "انطاکیہ" ہے۔ اس شہر کے باشندوں کو "مقدس پطرس" نے مسیحیت کا پیغام پہنچایا تھا۔ اور اہلِ شہر کو "انجیل برنباس" کی تعلیم دی تھی کتاب اعمال کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پطرس اور برنباس ایک مکتبۂ فکر کی نمائندگی کرتے تھے۔

انطاکیہ کے بعد پطرس نے "روم" کو اپنی تبلیغ و تبشیر کی جولانگاہ بنایا لیکن وہاں انہیں جامِ شہادت نوش کرنا پڑا اور مسیحیوں پر روم کی سرزمین تنگ ہوتی چلی گئی حتّٰی کہ وہ لوگ آس پاس کے غاروں میں روپوشی کی زندگی گزارنے لگے جنہیں کیٹا کومز یا اصحابِ کہف کے غار کہتے ہیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب مسیحی جنتری میں پہلی صدی دوسری صدی سے گلے مل رہی تھی مقدس پطرس نے "یسوع مسیح" کی بشارت کے مطابق بڑی لمبی زندگی پائی تھی اور انہوں نے روم میں اپنے اس آسمانی نجات دہندگی کی سَو سالہ برسی منائی تھی۔

"کیٹا کومز" میں یہ کپڑا مسیحیوں کے پاس تھا۔ وہاں سے روم لایا گیا پھر مختلف شہروں کو برکت بخشتا ہوا ۱۵۷۵ء میں اٹلی کے شہر TURIN پہنچا اور وہاں کے بڑے گرجا گھر میں رکھا گیا۔ یہاں ہر ۳۳ سال کے بعد یہ کپڑا دیدارِ عام کے لئے نکالا جاتا ہے۔ ۱۸۹۸ء میں جب حاضرین کو اس کی زیارت کرائی گئی تو اٹلی کے ایک زائر وکیل PIA نے دن کی روشنی میں اس کا فوٹو لیا۔ اس نے جب سورج کی روشنی میں اس کی نگیٹو (MAGATIVE) دیکھی تو وہ اس میں ایک انسانی شبیہ کا عکس دیکھ کر حیرت زدہ ہو گیا۔

۱۹۳۱ء میں جب اس کپڑے کی دوبارہ زیارت کرائی گئی تو ایک پیشہ ور فوٹوگرافر کمانڈر ERNI نے اس کے بارہ فوٹو لئے۔ ان فوٹوؤں کا مطالعہ کر کے اس نے بھی PIA کی تصدیق کی۔ اور اعلان کیا کہ اس "کفن مسیح" پر ایک انسانی شبیہ کے نقوش پائے جاتے ہیں۔ اس دن سے مسیحی حلقوں میں اس کپڑے کی قدر و عزت بہت بڑھ گئی۔ جو لوگ اس کو "کفن مسیح" مانتے ہیں ان کو اپنے عقیدے کی صحت پر ایک دلیل ہاتھ آ گئی۔ اس میں چہرہ۔ سینہ۔ سینے پر بندھے ہوئے ہاتھ اور پیر صاف نظر آتے ہیں۔

یہ تحقیق کہ اس کپڑے پر ایک انسان کی شبیہ کے نقوش ہیں۔ شک و شبہ سے بالا ہو گئی ہے۔ مگر یہ دعویٰ کہ وہ شبیہ "یسوع مسیح" کی ہے۔ محتاجِ دلیل ہے۔ ممکن ہے کہ وہ شبیہ کسی اَور کی ہو؟

اس شبیہ کو اس بات سے بھی تقویت پہنچتی ہے کہ اس کپڑے پر جو انسانی شکل نمودار ہوئی ہے وہ یسوع مسیح کی اس شکل و شباہت سے قدرے مختلف ہے جو چرچ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ چرچ کی

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

طرف سے یسوع مسیح کی جتنی تصاویر شائع کی جاتی ہیں ان میں ان کو ایک کشیدہ قامت انسان دکھایا جاتا ہے مگر اس کپڑے پر جس انسان کی شبیہہ نظر آتی ہے اس کا قد کسی صورت میں ساڑھے پانچ فٹ سے زیادہ نہیں ہے۔

یہ شبہ اس بات سے اور قوی ہو جاتا ہے کہ مسیحی راہب خانوں اور گرجا گھروں میں اور بیالیس کپڑے ہیں جن کے متعلق یہی دعوے کیا جاتا ہے۔

یہ کپڑا جو Turin کے گرجا گھر میں ہے ۱۷۱ انچ لمبا اور ۴۳ انچ چوڑا ہے۔ اس کپڑے پر سوائے اس کے کہ ایک انسان کی شبیہہ کے نقوش ہیں کوئی ایسی تحریر نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ "صاحب کفن" کون ہے۔ کیمرے نے جو کچھ دیکھا اور دکھایا اس سے تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ عکس کسی عیسائی کا ہے یا یہودی کا۔ اس لئے کہ دونوں کی تجہیز و تکفین کے طریقے ایک سے تھے۔

اس کفن پر ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ اگر "صاحب کفن" مسیح ہے تو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کپڑے پر کسی آرٹسٹ نے مسیح کی صورت بنائی ہو جس کے بعض اعضاء نظر آتے ہیں اور بعض امتداد زمانہ سے مٹ گئے ہیں۔

وہ لوگ جو اس کپڑے کو مسیح کا کفن نہیں مانتے ان کے نزدیک یہ اعتراضات بہت وزنی ہیں۔ لیکن ذرا سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو یہ سارے اعتراضات بالکل بے محل معلوم ہوتے ہیں۔

یہ بات معلوم کرنے کے لئے کہ یہ کفن مسیح کا ہے یا کسی اور کا۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ مسیح کو صلیب سے پہلے رومیوں اور یہودیوں کے ہاتھوں جو جو ایذائیں اٹھانی پڑیں ان ایذاؤں کے نشانات "صاحبِ کفن" کے جسم پر ہیں یا نہیں؟ اگر وہ نشانات ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عکس مسیح کا ہے۔ اور اگر وہ نشانات نہیں تو پھر یقینی اور حتمی طور پر اس کو مسیح کا عکس نہیں کہا جا سکتا۔

کمانڈر ERNI نے اس جامہ مقدس کے جو بارہ فوٹو لئے ہیں وہ بمبئی کے رسالہ ILLUSTRETED WEEKLY OF INDIA مورخہ ۱۶۔ اپریل کی اشاعت میں شائع ہو گئے ہیں۔ یہ رسالہ اپنی ہمہ گیر نوعیت کے باعث جتنا مشہور و مقبول ہے وہ اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ "گڈ فرائڈے" کے موقعہ پر اس رسالے نے اس مضمون کا انتخاب کرکے بڑی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا ہے۔

یہ اشاعت اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس میں وہ فوٹو بھی ہیں جو کمانڈر ERNI نے لئے ہیں۔

اس کپڑے کے وہ حصے جو آگ لگنے کے باعث داغدار ہو گئے ہیں۔ ان پر ہندسے لگا دئے گئے ہیں اور یہ خدا کا تصرف نظر آتا ہے کہ آگ کے اثر سے وہ حصہ بالکل محفوظ ہے جس پر یسوع مسیح کے نقوش ثبت ہیں۔

سائنسدانوں کی تشریحات

میں ذیل میں وہ تشریحات درج کرتا ہوں جو ہر فوٹو کے نیچے درج کی گئی ہیں تا معلوم ہو کہ کفن کے تاروں میں کیا حقائق پوشیدہ تھے جنہیں بیسویں صدی عیسوی میں بے جان کیمروں کی آنکھوں نے دیکھا اور ان انکشافات اور مسیح کی زندگی میں مطابقت پائی جاتی ہے یا نہیں؟

فوٹو کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ کفن کی پیشانی اور سر کے پچھلے حصہ یعنی گدی پر چھوٹے چھوٹے زخم ہیں۔ ان زخموں سے خون بہہ رہا ہے جو ابرو تک آ گیا ہے۔

اس کے داہنے گال پر ایک چوٹ کا نشان ہے جو ناک تک پھیل گیا ہے۔

اس کے دونوں کندھوں پر خراش کے نشانات ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی لمبی سی وزنی چیز اپنے کندھوں پر لے کے چلا ہے۔

اس کے دونوں ہاتھوں پر ایسے نشان ہیں جیسے ان میں کیلیں ٹھونکی گئی ہوں۔

اس کے بائیں بن ران کے پاس ایک ایسے گہرے زخم کا نشان ہے جس سے خون اور پانی بہہ رہا ہے۔

اس کے گھٹنوں پر بھی زخم کے نشان ہیں جیسے وہ کوئی بوجھل چیز اٹھائے بار بار گھٹنوں کے بل زمین پر گرا ہو۔ (باقی)

جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مورخہ ۴۔ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۷ہش بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے سرانجام دئے۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ سید سلیم احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم ارشاد احمد صاحب نے پڑھی۔ پھر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور امنِ عالم" کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کردہ انقلاب"۔ تینوں تقاریر بڑی یکسوئی اور انہماک سے سُنی گئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر پر مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے جماعت اوکاڑہ کی طرف سے معزز مہمانوں اور علماء کرام اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ یہ تقاریر دراصل "یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمد است" کا رنگ رکھتی ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کا مطالعہ کر کے آپ کا عشق و محبت دلوں میں پیدا کرنا چاہیئے۔

پھر مکرم صاحبِ صدر نے دعا کرائی اور جلسہ بفضلِ خدا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا خدام نے جلسہ گاہ خوبصورت سائبان۔ قناتوں اور بجلی کے قمقموں سے مزین کیا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

ساہیوال۔ پتوکی۔ چیچہ وطنی اور ماحول کی دیگر جماعتوں کے افراد بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ غیر از جماعت احباب نے بھی کثرت سے شامل ہو کر استفادہ کیا۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے سرانجام دیا۔

(خاکسار حاکم علی امیر جماعت احمدیہ۔ اوکاڑہ)

چندہ وقفِ جدید اور اطفال الاحمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"تحریک (وقفِ جدید) میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے اِس کا بار تم اُٹھا لو اور پچاس ہزار روپے اس تحریک کے لئے جمع کرو۔"

(الفضل مورخہ ۱۲ جنوری ۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مندرجہ بالا ارشاد مستقل ہدایت پر مبنی ہے۔ چندہ وقفِ جدید کی پوزیشن امسال بھی تقریباً وہی ہے جو گزشتہ سال تھی اس لئے حضور کا یہ ارشاد ہمارے لئے راہنمائی کا باعث ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ متعلقہ عہدیداران اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

زعماء انصار اللہ نمائندگان شوریٰ کے اسماء سے جلد مطلع فرماویں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معائنہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ کپڑا جو کفنِ مسیح کہلاتا ہے "حنوط شدہ" کپڑا ہے۔ یعنی اس پر دوائیں اور مصالحے لگا کر صاحب کفن کا جسم اس میں لپیٹا گیا تھا۔ — یہ وہ تحقیقات ہیں جو ماہر فوٹوگرافروں اور سائنسدانوں نے اس جامہ مقدس کے فوٹوؤں کا مطالعہ کرکے پیش کی ہیں۔ (باقی)

65

پروگرام

گیارھواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش / اکتوبر ۱۹۶۸ء

جمعہ، ہفتہ، اتوار

۱۸ اخاء بروز جمعہ (پہلا اجلاس)

اسی وقت صرف ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع ہوگا

ناصرات کی عمر سے چھوٹی بچیوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی

۷-۰۰ تا ۸-۰۰ ناصرات کے ہر دو گروپ کی کھیلیں
۸-۰۰ تا ۸-۳۰ افتتاح اور دعا
۸-۳۰ تا ۸-۴۵ تلاوت قرآن کریم اور نظم۔ دعا
۸-۴۵ تا ۹-۰۰ افتتاحی تقریر از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ چھوٹے گروپ (آٹھ سے گیارہ سال کی عمر کی لڑکیاں) کا تقریری مقابلہ
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۲۰ نظم
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۳۰ بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ

نوٹ:۔ تقریری مقابلوں میں ہر شہر کی طرف سے ایک بچی شامل ہو سکتی ہے!

وقفہ برائے کھانا و نماز جمعہ

نوٹ:۔ ہر دو گروپ کی ناصرات کا تلاوت اور حفظ قرآن کا مقابلہ سٹیج کی بجائے لجنہ کے دفتر میں ہوگا
★ بڑے گروپ کے لئے سورۃ عبس سے سورۃ الانفطار تک (تین سورتیں)
★ چھوٹے گروپ کے لئے سورۃ القارعۃ سے سورۃ الھمزۃ تک (چار سورتیں)
★ بڑے گروپ کا دینی معلومات کا پرچہ ۱۹ اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے دفتر لجنہ کے چھوٹے ہال میں ہوگا۔ بچیاں قلم پنسل ساتھ لائیں۔
★ چھوٹے اور بڑے ہر دو گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ بیک وقت ۱۸ اکتوبر کو جمعہ کے بعد تین بجے بعد دوپہر دفتر لجنہ میں شروع ہوگا سٹیج پر نہیں۔ بچیاں وقت پر وہاں پہنچ جائیں۔

دوسرا اجلاس

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ تلاوت قرآن کریم و عہد نامہ
۳-۳۰ تا ۳-۴۰ نظم
۳-۴۰ تا ۴-۰۰ افتتاحی تقریر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۴-۰۰ تا ۵-۰۰ تقریری مقابلہ (معیار اول)
۵-۰۰ تا ۵-۴۵ تقریری مقابلہ (معیار دوم)

نوٹ:۔ مقابلوں میں ہر لجنہ سے صرف ایک ممبر حصہ لے سکتی ہے۔

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و کھانا

۸-۰۰ بجے شب لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ ہوگی جس میں صرف نمائندگان کو آنے کی اجازت ہوگی

دوسرا دن ۱۹ اکتوبر۔ بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۷-۴۵ تا ۸-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۸-۰۰ تا ۸-۲۵ درس قرآن مجید حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۸-۲۵ تا ۹-۳۰ تقریری مقابلہ معیار سوم
۹-۳۰ تا ۹-۴۰ نظم
۹-۴۰ تا ۱۰-۱۰ تقریر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۴۰ لجنات بیرون پاکستان کی سرگرمیاں سیکرٹری لجنات بیرون
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۰ نظم
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰ تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

وقفہ برائے طعام۔ نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم
۳-۳۰ تا ۴-۰۰ درس حدیث
۴-۰۰ تا ۵-۰۰ انگریزی تقریری مقابلہ
۵-۰۰ تا ۵-۲۰ تقریر مکرمہ شاہدہ چوہدری صاحبہ (بعض تربیتی امور پر)
۵-۲۰ تا ۵-۳۵ تقریر سیکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ (شعبہ ناصرات کے متعلق اصولی ہدایات)
۵-۳۵ تا ۶-۰۰ تقریر رضیہ درد صاحبہ (تحریک جدید میں خواتین کا حصہ)

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء۔ طعام

۸-۳۰ تا ۸-۴۰ شب تلاوت قرآن کریم
۸-۴۰ تا ۹-۰۰ " درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ " بیت بازی اشعار۔ درثمین۔ کلام محمود، در عدن، یا دیگر احمدی شعراء کے کلام میں سے لئے جائیں۔ ہر لجنہ پانچ ممبرات کی ٹیم شامل کر سکتی ہے۔ عمر کی کوئی شرط نہیں

تیسرا دن ۲۰ اکتوبر۔ بروز اتوار

پہلا اجلاس

۷-۰۰ تا ۸-۰۰ صبح تلاوت قرآن کریم و نظم
۸-۰۰ تا ۸-۲۰ ذکر حبیب از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ
۸-۲۰ تا ۹-۲۰ انٹرویو دینی معلومات (سوال و جواب کے رنگ میں جس کے یہ مندرجہ ذیل عنوان ہیں)
(i) ختم نبوت
(ii) وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔
۹-۲۰ تا ۱۰-۲۰ حسن قرأت کا مقابلہ (اس مقابلہ میں شامل ہونے والی طالبات کو وقت سے پہلے اطلاع دیکر قرآن مجید سنانا ہوگا تا دیکھا جائے کہ صحیح پڑھتی ہیں یا نہیں۔
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۰۰ تقریر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ (تربیت اولاد)
۱۱-۰۰ تا ۱۲ نمائندگان کا خطاب (پہلے سے اطلاع آنا ضروری ہے کہ کس کس لجنہ کی نمائندہ خطاب کریں گی اور کتنا وقت چاہیئے)
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰ تقسیم انعامات
۱-۰۰ تا ۲-۰۰ اختتامی تقریر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

عہد نامہ و دعا

نوٹ:۔ ہر مقابلہ میں ایک لجنہ کی طرف سے صرف ایک لڑکی کو مقابلہ میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی۔ تحریری مقابلوں جتنی چاہیں شامل ہو سکتی ہیں ناصرات میں سے بھی کسی شہر سے ایک سے زیادہ کو مقابلہ میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(ii) مضمون نگاری میں شامل ہونے والی خواتین اور بچیاں اپنے اپنے مضامین جلد از جلد صدر یا سیکرٹری لجنہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔
(iii) تمام نمازیں مقام اجتماع میں باجماعت ادا کی جائیں گی۔ آنے والی بہنیں نمازیں وہیں ادا کریں۔

(جنرل سیکرٹری)

واقفین وقف عارضی کی فہرست

(قسط ۶)

۳۲۴۷	مکرم سراج الدین صاحب	ربوہ
۳۲۴۸	؍؍ لطیف احمد صاحب طاہر	جہلم
۳۲۴۹	؍؍ علی محمد صاحب چک سکندر	ضلع گجرات
۳۲۵۰	؍؍ شیخ فضل کریم صاحب	گوجرانوالہ
۳۲۵۱	؍؍ محمد عبد اللہ صاحب کچی گوجرہ	ضلع لائلپور
۳۲۵۲	؍؍ فضل نور صاحب ؍؍	؍؍
۳۲۵۳	؍؍ فضل حسین صاحب چک ۲۹۵ بریانوالہ	؍؍
۳۲۵۴	؍؍ محمد اسماعیل صاحب گھوگھیاٹ	ضلع سرگودھا
۳۲۵۵	؍؍ احمد علی خاں صاحب	ضلع شیخوپورہ
۳۲۵۶	؍؍ محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۶۱/۱۷۱ منگلا	سرگودھا
۳۲۵۷	؍؍ غلام محمد صاحب ؍؍	؍؍
۳۲۵۸	؍؍ اصغر علی صاحب چک ۴۸	؍؍
۳۲۵۹	؍؍ چوہدری برکت علی صاحب چک ۲۰۵ ر ب	ضلع لائلپور
۳۲۶۰	؍؍ محمد شریف چک ۹ پنیار	سرگودھا
۳۲۶۱	؍؍ عبد الرشید صاحب	ربوہ
۳۲۶۲	؍؍ کرم الٰہی چک پٹھان	ضلع گوجرانوالہ
۳۲۶۳	؍؍ نعمت اللہ صاحب چک چھٹھہ	؍؍
۳۲۶۴	؍؍ نذیر احمد صاحب قاضی لڑھیوالہ ورائچ	؍؍
۳۲۶۵	؍؍ رفیق احمد صاحب حافظ آباد	؍؍
۳۲۶۶	؍؍ مولوی عبد الحق صاحب پریم کوٹ	؍؍
۳۲۶۷	؍؍ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب چک ۵۶۵ ر ب	ضلع لائلپور
۳۲۶۸	؍؍ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب ؍؍	؍؍
۳۲۶۹	؍؍ غلام احمد صاحب گرمولا چک ۱۶۹	ضلع شیخوپورہ
۳۲۷۰	؍؍ مسعود احمد صاحب نبی سرزوڈ	ضلع تھرپارکر
۳۲۷۱	؍؍ چوہدری شریف احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ	؍؍
۳۲۷۲	؍؍ منور احمد صاحب چک ۲۷/A	؍؍
۳۲۷۳	؍؍ قائم الدین صاحب چک ۶۹	ضلع لائلپور
۳۲۷۴	؍؍ عزیز احمد صاحب	کراچی ۵
۳۲۷۵	؍؍ عبد الکریم صاحب شاہکوٹ	ضلع شیخوپورہ
۳۲۷۶	؍؍ میاں لال دین صاحب کرونڈی	ضلع خیرپور
۳۲۷۷	؍؍ عبد المجید صاحب ؍؍	؍؍
۳۲۷۸	؍؍ خوشی محمد صاحب گھٹیالیاں	سیالکوٹ
۳۲۷۹	؍؍ چوہدری جاوید احمد وڑانا زیدکا	ضلع سیالکوٹ
۳۲۸۰	؍؍ چوہدری محمد سعید صاحب بتے کے ؍؍	؍؍
۳۲۸۱	؍؍ محمد شریف صاحب کھریپڑ ؍؍	؍؍
۳۲۸۲	؍؍ چوہدری غلام رسول صاحب پورڈگری ؍؍	؍؍
۳۲۸۳	؍؍ چوہدری مشتاق احمد صاحب کھاگووال ؍؍	؍؍
۳۲۸۴	؍؍ صوفی اللہ بخش صاحب چک ۱۴۳ مراد	ضلع بہاولپور
۳۲۸۵	؍؍ منیر احمد صاحب سیان	ضلع سیالکوٹ
۳۲۸۶	؍؍ چوہدری سمیع دین صاحب درے پور ؍؍	؍؍

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے بھانجے خالد سیف اللہ کے کاروبار میں بہت نقصان ہو گیا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے۔ اور اس کی پریشانی دور ہو جائے۔

(ڈاکٹر رحمت اللہ قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

۲ - میرا لڑکا ظفر محمد متعلم ششم کلاس عرصہ میعادی بخار عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خداوند کریم اسکو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔

(غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد وڈاہرانوالی۔ ڈاکخانہ جبہ ضلع ...)

۳ - میرا لڑکا عزیزم نسیم احمد (نواسہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری) اعلیٰ تعلیم کی غرض سے بیرونِ ملک جا رہا ہے۔ احباب عزیزم کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(حکیم ظفر احمد کوئٹہ)

خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ یا اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے ....! سو اس وقت کی قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو بھی اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں۔ اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے ایسا جلد تر کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"

(الفضل ۷ ؍مئی ۱۹۱۴ء)

(شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کا حق

جماعت کے عہدیدار حضرات سے دردمندانہ درخواست

وعدوں کے اعتبار سے تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ ؍اخاء (اکتوبر) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ پاکستانی جماعتوں کی طرف سے بجٹ کی متوقع آمد بقدر ۵،۰۰،۰۰۰ روپے کے مقابلے پر ۱۰ ؍اخاء تک ۳،۵۶،۰۰۰ روپے کی وصولی عمل میں آئی ہے۔ گویا ...۰۰۰ ابھی قابل وصول ہیں۔ سال رواں کے بقیہ دنوں میں عہدیداران حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وصولی کے کام پر پوری یکجہتی اور تندہی سے توجہ مرکوز فرما دیں ان آخری ایام میں تحریک جدید کا حق اسی طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو (کلام محمود)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نتیجہ امتحان مبتدی و مقتصد ۱۳۴۶ھش

گذشتہ سال خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں جو خدام شریک ہوئے تھے ان کے تفصیلی نتائج اور اسناد متعلقہ مجالس کو بھجوائی جا چکی ہیں ان امتحانات میں حسب ذیل خدام نے خصوصی پوزیشن حاصل کی ہے جس کی بناء پر انہیں انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز سالانہ اجتماع ۱۹،۱۸ اخاء (۱۹۶۸ء) کے موقع پر انہیں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

امتحان مقتصد

اوّل ۔ مکرم منصور احمد صاحب عمر ولد مکرم غلام احمد صاحب ارشد دارالرحمت وسطی ربوہ $\frac{97}{100}$

اوّل ۔ ” پیر شوکت علی صاحب ولد مکرم پیر مہر اکبر صاحب گولیکی ضلع گجرات ۔ ۹۷

دوم ۔ ” لال خان صاحب چوہان ولد مکرم ملک سلطان احمد صاحب کی بھونرا ۔ ۹۵

سوم ۔ ” پیر خلیل احمد صاحب ولد مکرم پیر سلطان احمد صاحب گولیکی ضلع گجرات ۔ ۹۳

امتحان مبتدی

اوّل ۔ مکرم بشیر احمد صاحب ولد مکرم حکیم جمیل صاحب ۔ وارڈ کینٹ ضلع راولپنڈی $\frac{96}{100}$

اوّل ۔ مکرم منظور احمد صاحب ولد مکرم خدا بخش صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ ۹۶

دوم ۔ ” محمد حنیف صاحب شمس ولد مکرم محمد شریف صاحب گوجرانوالہ شہر ۹۳

دوم ۔ ” بشیر احمد صاحب ولد مکرم چوہدری برکت علی صاحب کنجاہ ضلع گجرات ۹۳

سوم ۔ ” بدر الزمان صاحب زاہد ولد مکرم عبداللطیف صاحب کوئٹہ ۹۰

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نصرت انڈسٹریل سکول کی طرف سے ایک صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ جس میں سویٹر، جرسیاں، بچگانہ سوٹ اور دیگر چیزیں بارعایت فروخت کی جائیں گی۔ باہر سے آنے والی تمام بجنات سے التماس ہے کہ وہ ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

پھر خدا جانے کب آئیں یہ دن اور بہار

اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو ہر احمدی کا دل گواہی دے گا کہ آج کے دن کوئی معمولی دن نہیں ہیں۔ یہ مبارک ایام صدیوں کے بعد ہی کسی خوش بخت کو نصیب ہوا کرتے ہیں۔ دکھی اور اندھیرے میں اپنی نجات کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے والی مخلوق کی نجات اور رہنمائی کی خدمت سپرد کرنا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ لہٰذا ”لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ“ کا تقاضا ہے کہ ”وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ“ کے تحت اپنی جملہ صلاحیتوں اور طاقتوں کو ایک منظم شکل میں خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کے لئے وقف کریں کہ ماحول پکار اٹھے کہ ایسی خدمت کی توفیق محض مامورین اللہ کی قوت قدسی کا نتیجہ ہی ہو سکتی ہے۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ)

اعلان گمشدہ

منظور جمشید بعمر ۱۶ سال قد درمیانہ رنگ گندمی ۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ء سے گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے تو گھر چلا آئے یا کسی کو اس کا علم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دے۔

شریف احمد کارکن شعبہ کیمیا ٹی۔ آئی کالج ربوہ

دارالقضاء کے اعلانات   ۶۶

(۱)

محترمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ میاں خوشی محمد صاحب مرحوم کوارٹر نمبر ۲/۷ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند تقریباً ۸ ماہ سے وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ربوہ میں مکان قطعہ $\frac{15}{17}$ بلاک $\frac{17}{...}$ دارالعلوم غربی رقبہ نصف کنال الاٹ ہے۔

مذکورہ بالا پلاٹ میرے دو بچوں میاں عزیز الرحمٰن خالد واقف زندگی اور میاں لطف الرحمان کے نام مشترکہ طور پر منتقل کر دیا جائے۔ ان دو بچوں کے علاوہ میرا ایک بڑا لڑکا حبیب الرحمان ہے۔ اس کو مذکورہ بالا پلاٹ میرے دو بچوں کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس درخواست پر حبیب الرحمان صاحب نے لکھا ہے کہ دارالعلوم غربی کا مکان قطعہ $\frac{15}{17}$ جو میرے والد صاحب مرحوم کی ملکیت ہے۔ اپنے دو بھائیوں عزیز الرحمان خالد و لطف الرحمان کے نام مشترکہ الاٹ کروانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

(۲)

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم آف گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بشیر احمد صاحب کھوکھر ولد ملک امام الدین صاحب ۶۸-۲-۳ کو وفات پا گئے تھے۔ ان کی امانت ذاتی میں مبلغ -/۳۲۰ روپے جمع ہیں۔ میرے سات بچے ہیں۔ جن میں سے ۴ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ میرے تمام بچے اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ یہ رقم مجھے دے دی جائے۔ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۳)

محترمہ سیدہ شیریں تاج صاحبہ اہلیہ سید محمد احمد شاہ صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی برمکان زینب خاتون ریٹائرڈ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید محمد احمد شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام ایک کنال زمین واقع محلہ دارالنصر ربوہ الاٹ ہے مذکورہ زمین مرحوم کے دو بچوں سید ناصر احمد آفتاب اور سیدہ صادقہ بخاری کے نام نصف نصف لگا دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۴)

مکرم عطاء الٰہی صاحب سابق درویش حال محلہ دارالیمن شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مرحومہ مسماۃ جیوبی بی صاحبہ بیوہ امام الدین صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ میری والدہ صاحبہ کے نام بطور عطیہ ایک پلاٹ سکنی اراضی $\frac{9}{30}$ محلہ دارالیمن الاٹ ہے۔ میری والدہ صاحبہ کا میرے سوا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اسلئے براہ مہربانی مذکورہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جاوے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اسپر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اسکے پیٹ میں رسولی ہے جس کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ رشید احمد کاٹھگڑھی نکی نو

ٹیوشن

ربوہ کے ایک تجربہ کار دوست جو بی ایس سی بی ٹی ہیں۔ میٹرک کے طلبہ کو فزکس کیمسٹری اور ریاضی کی ٹیوشن پر پڑھانے کے خواہشمند ہیں

احباب الف معرفت دفتر اخبار الفضل ربوہ سے رجوع کریں۔

نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلبِ انسانی کو جِلا دینے والی بھی ہے

اس کی مدد سے انسان بدیوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ العنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

عبادت کی غرض اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے جذباتِ شکر کا اظہار کرنا ہوتا ہے کیونکہ انسان فطرتاً اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا۔ انسانی دل کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پس نماز کی ایک بہت بڑی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے ربّ کے سامنے اُس کے احسانوں کا اپنی زبان سے اقرار کرتا رہے مگر اس کے علاوہ عبادت کی ایک اور بھی غرض ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے اور وہ گناہوں اور بدیوں سے پاک کرنا ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانی عبادتوں کا محتاج نہیں بلکہ جس قدر احکام اس نے انسان کو دیئے ہیں اُن میں اصل غرض اس کے دل کو پاک کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ناپاک سے تعلق نہیں رکھ سکتا۔ پس تمام عبادات میں یہ مدِّنظر رکھا گیا ہے کہ اُن سے نفسِ انسانی بدیوں سے پاک ہو اور ان کے ذریعہ اُسے ایسی طاقت مل جائے کہ وہ مختلف قسم کی ہوا و ہوس کو چھوڑنے کے قابل ہو جائے اور ایک طرف اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلقات درست ہو جائیں اور دوسری طرف مخلوقِ الٰہی سے بھی اُس کے معاملات

بالکل ٹھیک ہوں۔ چنانچہ اسلام نے مذہب کی تعریف ہی یہی کی ہے کہ وہ بندے کے خدا تعالیٰ سے تعلقات کو مضبوط کرتا ہو اور بندوں کے تعلقات کو قائم کرتا ہو۔ اور اگر کوئی مذہب اِن دونوں باتوں میں سے کسی ایک کے پورا کرنے سے قاصر ہو تو وہ مذہب نہیں کہلا سکتا کیونکہ اس سے مذہب کی ضرورت پوری نہیں ہوتی پس جس قدر عبادات مقرر کی جاتی ہیں ان کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے نزدیک کر دیا جائے اور ان میں گناہوں سے بچنے کی طاقت پیدا کی جائے اور جو

عبادت ان دونوں باتوں کے حصول کے ذرائع پیدا کرے وہی عبادت مفید سمجھی جا سکتی ہے۔ ورنہ اس میں مشغول ہونا اپنے وقت کو ضائع کرنے والی بات ہوگی۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز بدیوں اور گناہوں سے روکتی ہے۔ گویا نماز صرف عبودیت کا اقرار نہیں بلکہ قلبِ انسانی کو جِلا دینے والی شَے بھی ہے اور اس کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکرداریوں سے بچتا ہے اور اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۳۲۔۳۳۳)

درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ بشریٰ بیگم اور چھوٹی بچی منصورہ شدید بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت سے ہر دو کے لئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

بشارت احمد

ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

محترمہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میری ممانی محترمہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد تقی صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور کو موضع ڈچھی ضلع سیالکوٹ میں ۱۲؍۶۸ کو ۹ بجے شب دل کا شدید دورہ پڑا۔ انہیں اسی وقت سیالکوٹ سول ہسپتال لے جایا گیا مگر ان کا وقت پورا ہو چکا تھا۔ آپ ساڑھے دس بجے شب وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ان کا جنازہ ۱۳؍ اکتوبر کو ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے بعد نماز عشاء احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر مولانا موصوف نے دعا فرمائی۔

مرحومہ دیندار اور متقی خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انتہائی محبت رکھتی تھیں۔ باوجود ڈاکٹری پیشہ اختیار کرنے کے پردہ کی سختی سے پابند تھیں۔ زندگی بھر سلسلہ کی خدمت کرنا ان کا مقصد تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر ۱۹۴۴ء میں گورنمنٹ کی ملازمت چھوڑ کر قادیان نور ہسپتال میں اپنی خدمات پیش کیں اور ریٹائر ہونے تک فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں کام کرتی رہیں۔

احباب اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالرحمان

سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ باغبانپورہ لاہور

اُردن نے مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کے لئے اسرائیل کا نو نکاتی منصوبہ مسترد کر دیا

اسرائیل کو امریکی فینٹم طیارے ملنے سے امن کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا: عبدالمنعم رفاعی

نیویارک ۱۶؍ اکتوبر۔ اسرائیل نے مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کے لئے جو نو نکاتی منصوبہ پیش کیا تھا اردن نے اسے مسترد کر دیا ہے۔ یہ انکشاف آج اردن کے وزیر خارجہ مسٹر عبدالمنعم رفاعی نے عمان سے نیویارک پہنچنے پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کا یہ نو نکاتی منصوبہ عربوں کے لئے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں امن اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب اسرائیل غیر مشروط طور پر مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے۔

مسٹر عبدالمنعم رفاعی نے مزید کہا کہ مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کے لئے اقوامِ متحدہ نے جو قرارداد منظور کی تھی اسرائیل اسے منظور کرے اور اس پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عرب اپنے علاقے واپس چھین لینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں اور اگر اسرائیل مقبوضہ عرب علاقوں کو خالی کرنے پر رضامند نہ ہوا تو عرب ممالک طاقت کے بل بوتے پر اسرائیل کو نکال باہر کریں گے۔

اردن کے وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ نے اسرائیل کو پچاس فینٹم لڑاکا جیٹ طیارے دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے مشرقِ وسطیٰ کے امن کو مزید خطرہ پیدا ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ اردن کو امریکہ کے اس فیصلے پر سخت تشویش ہے۔ اگر اسرائیل کو یہ طیارے مل گئے تو اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ امریکہ کھل کر عربوں کی مخالفت کرنے پر اتر آیا ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے